فضائل ذوالحجہ

محمد داؤد الرحمن علی

القاسم دارالکتب

www.dawoodurrehman.blogsport.com

فضائل ذوالحجہ

از

محمد داؤدالرحمن علی

شائع کردہ: القاسم دارالکتب

www.jamiausmania0.blogspot.com

کتاب: فضائل ذوالحجہ

ضبط وترتیب: محمد داؤدالرحمن علی

باہتمام: القاسم دار لکتب

ویب سائٹ: www.jamiausmania0.blogsot.com


بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم۔اما بعد!

چند سال قبل اس مضمون کو ترتیب دیا تھا جو کہ میرے پاس محفوظ تھا"نگارشات داؤد"کی تیاری کے دوران جب محفوظ مضامین کی تلاش شروع کی تو یہ مضمون نظر سے گزرا۔ یہ مضمون کافی عرصہ قبل ترتیب دے چکا تھا لیکن اس کو باقاعدہ کہیں شائع نہیں کیا تھا۔جب تھا"نگارشات داؤد"میں مضامین شائع ہوئے تو ان میں ایک یہ مضمون بھی شامل تھا۔اس دفعہ چند احباب نے پر زور فرمائش کی کہ اس مضمون کو باقاعدہ ایک پی ڈی ایف کی شکل میں قارئین کو کے سامنے رکھی جائے تو استفادہ عام ہو جائے گا۔

ان شاءاللہ العزیز یہ مضمون آپ کے لیے فائدہ مند ثابت ہو گا۔

دعاؤں کی درخواست

محمد داؤد الرحمن علی

29ذی قعدہ1445ھ بمطابق07جولائی2024

فضائل ذوالحجہ

فضیلت والے مہینے

اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں

"اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ"

"حقیقت یہ ہے کہ الہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے۔ جو اللہ کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) کے مطابق اس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ تعالٰی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں، یہی دین (کا) سیدھا سادہ (تقاجا) ہے، لہذا ان مہینوں کے معاملے میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔" (سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۳۶)

حرمت والے چار مہینے ہیں: "۱۔ ذیقعدہ ۲۔ ذوالحجہ ۳۔ محرم ۴۔ رجب "(تفسیر ابن کثیر ط العلمیۃ(۴/۱۲۷)

فضائل ذوالحجہ

ذوالحجہ اسلامی اور قمری سال کا آخری مہینہ ہے۔ اس کی حرمت روز اوّل سے مسلم ہے۔ حرمت کے چار مہینوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ یہ مہینہ بابرکت، مبارک اور اس کی فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اس مہینے کی کچھ عبادات ایسی ہیں جو سال کے کسی مہینے اور دن میں نہیں کی جاسکتیں، جیسے حج اور قربانی۔

مسلمان ان عبادات کو اپنی اپنی استطاعت کے مطابق بجالاتے ہیں، سبقت کی کوشش کرتے ہیں، محنتیں اور مشقتیں اٹھاتے ہیں، کوئی حج کی عبادت میں سرگرداں رہتا ہے، کوئی قربانی کی عبادت میں مصروف ہوتا ہے۔

"ذوالحجہ کا پورا مہینہ ہی قابل احترام ہے لیکن اس کے ابتدائی دس دن تو بہت ہی فضیلت اور عظمت والے ہیں۔ اس ماہ کی ابتدائی دس راتیں لیلۃ القدر کا مرتبہ رکھتی ہیں۔ "(مشکوٰۃ ۱۲۸)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کوئی ایسے دن نہیں جن میں نیک اعمال اللہ جل شانہ کو عشرۂ ذی الحجہ (میں نیک اعمال) سے زیادہ محبوب ہوں، پوچھا گیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا اللہ کے راستے میں جہاد سے بھی (ان دنوں کی عبادت افضل ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جی ہاں) اللہ کے راستے میں جہاد بھی برابر نہیں ہو سکتا مگر وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جان و مال سمیت نکلے اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ لوٹے۔“(رواہ البخاری مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث: ۱۴۶۰، باب فی الاضحیۃ)

”اللہ جل شانہ کی عبادت و بندگی اور حسن عمل کے لئے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں یہ وہ خاص عشرہ ہے جس میں کیا جانے والا عمل اللہ رب العزت کو بے حد محبوب ہے اور اس کی بڑی قدر و قیمت ہے۔“(معارف الحدیث ص: ۴۱۷، ج: ۳)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

”اللہ رب العزت کو نیک عمل جتنا ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں محبوب ہے اتنا کسی اور دنوں میں نہیں۔“(صحیح بخاری)

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں: ''ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں اپنے چراغ نہ بجھایا کرو (یعنی رات میں قیام اور قرأت کا اہتمام کرو) آپ کو ان ایام میں عبادت بہت پسند تھی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ اپنے خادموں کو اٹھایا کرو تاکہ وہ سحری کریں اور عرفہ کے دن کا روزہ رکھیں۔ ''(حلیت الاولیاء ص:281، ج:4، سیر اعلام النبلاء ص:236،ج:4)

دس راتوں کی قسم

اللہ رب العزت سورۃ الفجر میں ارشاد فرماتے ہیں

''وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْر''

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی جفت اور طاق کی اس رات کی جب وہ رات کو چلے۔

اس آیت میں فجر سے مراد صبح اور عشر سے مراد نہر ہے یعنی ذی الحجہ کا پہلا عشرہ جس میں قربانی کا دن بھی شامل ہے، وتر سے مراد یوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ اور شفع سے مراد دسویں ذی الحجہ ہے۔(شعب الایمان ص ۳۵۲،ج:۳)

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں کسی چیز کا قسم اُٹھانا اپنی کسی بات کی توثیق کے لیے نہیں ہوتا، بلکہ جس چیز کی قسم اللہ تعالیٰ اٹھاتے ہیں تو اس سے مقصود اس کی جلالت شان اور عظمت کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ یہاں پر بھی ذوالحجہ کی پہلی دس راتوں کی اہمیت اور فضیلت کو اجاگر کرنا مقصود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عشرہ ذوالحجہ کو مختلف عبادتوں کے ذریعہ خصوصیت بخشی ہے۔اس پورے عشرہ میں اسلام کے اہم ترین اعمال انجام دئے جاتے ہیں اور عبادتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

بال اور ناخن نہ کاٹنا

عشرہ ذوالحجہ کی آمد کے ساتھ سب سے پہلا حکم اس شخص کے لئے عائد ہوتا ہے جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو کہ وہ اپنے ناخن و بال نہ کاٹے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

”اذا رایتم هلال ذی الحجة واراد احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعره و اظفاره۔“(مسلم، حدیث نمبر ۳۶۲۲)

جب کسی شخص کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہوتے ہی اپنے بال و ناخن کٹوانے سے پرہیز کرے۔ یہ حکم مستحب ہے اور ان لوگوں کے لئے جو قربانی دینے والے ہوں، ذوالحجہ کا چاند دیکھنے سے لیکر جب تک کہ ان کی طرف سے قربانی نہ ہو جائے۔ اس وقت تک سر کے بالوں اور دیگر بالوں کو نکالنے اور ناخن کاٹنے سے احتیاط کرنا چاہیئے، جو لوگ قربانی دینے والے نہیں ہے ان کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص قربانی دینے سے پہلے ایسا کر لے تو کوئی گناہ نہیں اور اس سے قربانی میں خلل نہیں آتا۔ (ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام: ۳۴)

عشرۂ ذی الحجہ میں تسبیحات کی کثرت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ۔ (الحج 28)

اور چند مقررہ دنوں میں اللہ کا نام لیں۔

ان مقررہ دنوں سے بعض حضرات نے ذوالحجہ کا عشرہ مراد لیا ہے۔ (روح المعانی: ۱۴۵، ج: ۱۷)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ جل شانہ کے نزدیک عشرۂ ذی الحجہ کے برابر زیادہ عظمت والے دن کوئی نہیں اور نہ کسی دنوں میں نیک عمل اتنا پسند ہے (جتنا ان دنوں میں) پس تم ان دنوں میں کثرت سے تسبیح (سبحان اللہ)، تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لاالہ الااللہ) کیا کرو۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: ۱۱۱۱۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''کوئی دن بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عظیم اور پسندیدہ نہیں ہے جن میں کوئی عمل کیا جائے، ذوالحجہ کے ان دس دنوں کے مقابلے میں، تم ان دس دنوں میں تہلیل، تکبیر اور تحمید کی کثرت کیا کرو۔ (مسند احمد، حدیث نمبر ۵۲۹۴)

یوم عرفہ:

یوم عرفہ کے دن کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے دن سے زیادہ بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں اور اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن بندوں کے سب سے قریب ہوتے ہیں

پھر فخر سے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ یہ بندے کیا چاہتے ہیں؟ (مسلم حدیث نمبر (2410

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن (نویں ذوالحجہ) اپنے بندوں پر نظر فرماتا ہے اور جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہوتا ہے وہ ضرور بخش دیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ یہ مغفرت تمام لوگوں کیلئے یا عرفات والوں کیلئے خاص ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ مغفرت تمام لوگوں کے لئے ہے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان کو کسی بھی دن اتنا ذلیل وخوار، اتنا دھتکارا ہوا اور اتنا جلا بھنا ہوا نہیں دیکھا گیا جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ذلیل وخوار اور سیاہ غضبناک دیکھا جاتا ہے اور یہ صرف اس لئے کہ وہ اس دن رحمت کو (موسلادھار) برستے ہوئے اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا فیصلہ ہوتے ہوئے دیکھتا ہے۔ (شعب الایمان)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیہ میں لکھا ہے کہ جو شخص ذوالحجہ کے دس دنوں کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دس چیز مرحمت فرما کر اس کی تکریم کرتا ہے۔

(۱)عمر میں برکت (۲) مال میں برکت و اضافہ (۳)اہل و عیال کی حفاظت (۴) گناہوں کا کفارہ (۵)نیکیوں میں اضافہ (۶) نزع میں آسانی (۷)ظلمت میں روشنی (۸)میزان میں وزن (۹)دوزخ کے طبقات سے نجات (۱۰) جنت کے درجات پر عروج۔

ذی الحجہ کے روزے و نویں ذی الحجہ کے روزے کی خاص فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو عشرۂ ذی الحجہ میں عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہو، اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ اور اس میں ہر رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔" (جامع الترمذی، رقم الحدیث:۷۵۸)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ یومِ عرفہ کا روزہ گزشتہ ایک سال اور آیندہ ایک سال کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گا۔“(سنن الترمذی، رقم الحدیث:۷۴۹)

اہم وضاحت:

اگر حاجی کو اس روزے کی وجہ سے یومِ عرفہ کے قیمتی دن کی عبادات اور دعا مانگنے میں خلل پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، تو ایسی صورت میں حاجی کے لیے یہ روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (شامی)

مسئلہ:

واضح رہے کہ یکم ذوالحجہ سے نو ذوالحجہ تک روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن عید کے دن روزہ رکھنا شرعاً ممنوع ہے کیوں کہ حدیث میں اس دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، اسی طرح عید الاضحیٰ کے دوسرے اور تیسرے دن بھی روزہ رکھنا جائز نہیں ۔ البتہ عیدالاضحیٰ کے دن اگر کوئی شخص اپنے کھانے اگر کوئی شخص اپنے کھانے کی ابتداء قربانی

کے گوشت سے کرے اور اس سے پہلے کچھ نہ کھائے تو اس کو فقہاء کرام نے مستحب لکھا ہے اور یہ عمل سنت سے ثابت ہے۔(بدائع الصنائع ہندیہ)

تکبیرات تشریق و تکبیرات تشریق کس پر واجب ہیں؟

تکبیراتِ تشریق :"**اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لاالٰہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد**"

تکبیراتِ تشریق واجب ہونے کے لیے تین شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

ا۔ مقیم ہونا، مسافر پر تکبیر کہنا واجب نہیں۔ ۲۔ شہر ہونا، گاؤں والوں پر تکبیر کہنا واجب نہیں۔ ۳۔ جماعتِ مستحبہ ہونا، اکیلے نماز پڑھنے والوں پر واجب نہیں۔

لہٰذا اگر کسی شخص میں یہ تینوں شرائط موجود ہوں تو ایّام تشریق میں اس پر تکبیر تشریق واجب ہے، اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اس پر تکبیرِ تشریق واجب نہیں تاہم حضرات صاحبین رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ تکبرات تشریق ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر نماز فرض ہے لہٰذا منفرد مرد و عورت، مسافر اور گاؤں والوں سب پر تکبیر واجب ہے۔ بعض فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے حضرات صاحبین رحمۃ اللہ علیہما

کے قول کو ترجیح دی ہے،اس لیے اگر صاحبین رحمۃاللہ علیہما کے قول پر عمل کیا جائے تو اس میں زیادہ احتیاط ہے اور بہتر ہے۔(مأخذہ فتاوی عثمانی:۵۴۹/۱بتصرف)

مفتٰی بہ قول کے مطابق تکبیرات تشریق نوذوالحجہ کی فجر سے لے کر عید کے چوتھے دن یعنی تیرہ ذوالحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک دفعہ بلند آواز سے کہنا واجب ہے، البتہ عورتیں یہ تکبیرات آہستہ آواز سے کہیں۔ واضح رہے کہ تکبیرات تشریق صرف ایک مرتبہ کہنا واجب ہے،ایک سے زیادہ مرتبہ کہنا خلافِ سنت ہے۔(شامی)

عید کے مسنون اعمال

عیدالاضحیٰ کے دن (اور دیگر ایام میں بھی) سب سے پہلا اور اہم کام یہ ہے کہ نماز فجر جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھنے کا اہتمام کیا جائے، اور دیگر نمازیں بھی اپنے اپنے وقت پر باجماعت مسجد میں ادا کی جائیں۔

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد عید کی نماز کی تیاری کی جاتی ہے،اس وقت کے اعمال یہ ہیں:

۱۔ سنت کے مطابق غسل کرنا۔ ۲۔ مسواک کرنا۔ ۳۔اپنے پاس موجود سب سے اچھے کپڑے پہننا۔ ۴۔ خوشبو لگانا۔

عید گاہ جاتے ہوئے تکبیرات تشریق کا حکم

عید گاہ جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر تشریق (اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد) کہنا سنت ہے۔ (شامی)

عید کی نماز کے بعد معانقہ کرنااور عید مبارک کہنا

عید کے موقع پر معانقہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔ لہٰذا اس کو عید کی سنت سمجھ کر کرنا اور اس کو باعثِ ثواب اور ضروری سمجھ کر اس کی پابندی کرنا بدعت ہے، البتہ اگر سنت سمجھے بغیر کر لیا جائے تو بدعت نہیں۔ تاہم اگر مسجد میں معانقہ کیا جائے تو مسجد کے تقدس کا خیال کرنا ضروری ہے۔ (ماخذہ، فتاوٰی عثمانی، بتصرف: ۱/ ۱۰۳)

"عید مبارک" ایک دعا ہے اور دعا ہونے کی حیثیت سے اس کا استعمال درست ہے، جیسا کہ بعض روایات سے عید کے دن تقبل اللہ منا ومنک کہنا ثابت ہے۔ (کمارویٰ عن واثلۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا، السنن الکبری للبیہقی، رقم الحدیث: ۶۲۹۵)

عید گاہ کا آتے اور جاتے ہوئے راستہ تبدیل کرنا سنت ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن راستہ بدل دیتے تھے۔(صحیح البخاری، رقم الحدیث:۹۸٦)

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کے لیے جس راستہ سے عید گاہ تشریف لے جاتے، واپسی میں اس کو چھوڑ کر دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔

دعا ہے اللہ پاک ذی الحجہ کے ان فضیلت کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین!!